Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ | ۸ ہجرت ۱۳۵۲ہش | ۸ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۰۱

اخبار احمدیہ

ربوہ — ۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پہلے کی نسبت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ — ۷ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے کچھ کمزوری محسوس فرماتی ہیں۔ ویسے عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میری چھوٹی ہمشیرہ (اہلیہ عبدالرحمٰن خان صاحب آف اسماعیلیہ) جو کہ مکرم امام رفیق صاحب کی خوشدامن ہیں آجکل لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ دوست خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار عبدالسلام
نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور)

---

۶ مئی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس زیر صدارت محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی۔ اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر، مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر اور مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد نے اپنے مقالے پڑھ کر سنائے ان کے عنوانات علی الترتیب یہ تھے (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاعری کی امتیازی شان۔ (۲) اسلامی جنگوں کے اسباب۔ (۳) واذا الصحف نشرت۔

آخر میں محترم مولنا ابوالعطاء صاحب اور محترم صاحب صدر نے مختصر تقاریر فرمائیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

---

۱۰ مئی — آخری تاریخ

عہدیداران جماعت اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مالی سال رواں کے چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ اور صدقہ زکوٰۃ وغیرہ کی رقوم ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرنے کی آخری تاریخ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دس ہجرت (مئی) مقرر فرمائی ہے۔ جملہ رقوم ۱۰ بجے صبح تک داخل ہو جانی چاہئیں۔ بعد میں وصول ہونے والے چیک، ڈرافٹ اور رقوم سال ۷۳-۷۲ میں شمار نہیں ہوں گی۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی چند بشارتیں

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے چند الہامات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ نداء ہے کہ

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ [1]

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخکنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے۔

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْکَ الدَّوَآئِرَ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ [2]

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں۔ اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ۔ اَللّٰهُ اَجْرُکَ اَللّٰهُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ [3]

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ [4]

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشان آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹ - بحوالہ "تذکرہ" طبع دوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

---

[1] ترجمہ:۔ کہہ کہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔
[2] ترجمہ:۔ وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں۔ بُری گردش انہی پر پڑے گی۔
[3] ترجمہ:۔ جو تیری ذلت چاہتے ہیں اُسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا جلال عطا کرے گا۔
[4] ترجمہ:۔ کہہ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اس طرح وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

پبلشر:۔ مسعود احمد دہلوی۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ رماہ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

ہزار شہ زوریوں پر سبقت لے جانیوالی کمزوری

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ غلبۂ حق کی غرض سے جن جماعتوں کو قائم کرتا ہے وہ انتہائی کمزور حالت سے رفتہ رفتہ اور درجہ بدرجہ ترقی کر کے دنیا میں غالب آیا کرتی ہیں۔ جس طرح ایک ننھا سا بیج زمین میں بویا جانے کے بعد ایک ننھی سی کمزور کونپل کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ نشوونما پاکر طویل عرصہ کے بعد ایک تناور درخت کی شکل اختیار کرتا ہے اسی طرح خدائی جماعتیں بہت ہی کمزور حالت سے ترقی کر کے ایک مقررہ زمانہ کے بعد غالب آتیں اور دنیا سے اپنی ہستی منواتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انہیں اُس کھیتی سے تشبیہہ دی ہے جو ابتداءً زمین سے روئیدگی کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ جڑ پکڑ کر اور نشوونما پاکر سرسبز و شاداب کھیتی کی شکل میں لہلہانے اور دیکھنے والوں کے دِلوں کو لُبھانے لگتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ ؕ (الفتح آیت ۳۰)

یعنی محمد رسول اللہؐ اور ان کے ساتھی ایک کھیتی کی طرح ہیں جس نے پہلے تو اپنی روئیدگی نکالی پھر اس کو (آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ سے) مضبوط کیا۔ سو وہ روئیدگی اور مضبوط ہوگئی۔ پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہوگئی یہاں تک کہ زمیندار کو پسند آنے لگ گئی۔ اِس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کفار انکو دیکھ دیکھ کر جلیں گے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ خدائی جماعتیں انتہائی کمزور حالت سے اُٹھ کر دنیا میں ترقی کرتیں اور غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتی ہیں۔ پہلے تو حق کے مخالف انہیں خاطر میں نہیں لاتے لیکن جب وہ منظم ہو کر ترقی کی طرف قدم بڑھانا شروع کرتی ہیں تو حق کے مخالف انہیں مٹانے کے درپے ہوجاتے ہیں اور طرح طرح کے منصوبے باندھ کر انہیں اذیتیں اور نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی اِن مخالفانہ کوششوں اور منصوبوں کو مُنہ کی پھونکوں سے تشبیہہ دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ (الصف آیات ۹،۱۰)

وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

خدائی جماعتوں کی ناطاقتی اور بے بضاعتی کے پیش نظر حق کے مخالف انہیں کمزور ناطاقت اور بے حیثیت سمجھتے اور گمان کرتے ہیں کہ وہ انہیں ختم کرنے اور مٹانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ خالص دنیوی نقطۂ نگاہ سے ان کا یہ خیال درست ہوتا ہے۔ لیکن اپنی ظاہری ناطاقتی اور بے بضاعتی اور قلتِ تعداد کے باوجود وہ ہرگز بھی کمزور نہیں ہوتیں انکے پیچھے خدائی طاقت کام کر رہی ہوتی ہے۔ جن کے ساتھ خدا ہو اور خدائی طاقت جن کے درمیان کام کر رہی ہو وہ کیسے کمزور ہوسکتے ہیں۔ ان کی طاقت اور قوت کا اندازہ لگانا دنیا والوں کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ دنیا انہیں بے زر، بے زور اور کمزور سمجھ رہی ہوتی ہے اور خدا ان کے کان میں کہہ رہا ہوتا ہے:-

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (المؤمن آیت ۵۲)

ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی ضرور مدد کریں گے۔

اور پھر انہیں تسلی پر تسلی دے رہا ہوتا ہے:-

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ (المجادلہ آیت ۲۲)

اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔

حق کے مخالفوں کی نادانی ماتم کے لائق ہوتی ہے کہ وہ اپنی کثرت تعداد اور وسائل کی بہتات کے گھمنڈ میں خدائی جماعتوں کے افراد کی قلیل تعداد کو ان کی کمزوری پر محمول کرتے ہوئے اِس زعم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ انہیں جادۂ حق سے بھٹکانے اور حق کو نابود کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

خدا تعالیٰ خدائی جماعتوں کو قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ وہ دنیا والوں کے مخالفانہ منصوبوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود رفتہ رفتہ ترقی کرتی چلی جاتی ہیں اور حق غالب آتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ حق کا غلبہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتا ہے کیوں نہ ہو جبکہ حق کے متوالوں اور حق کی خاطر قربانیاں پیش کرنے والوں کی قلت کثرت میں بدل جاتی ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی اِس قدیم سنت کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلیل التعداد مظلوم صحابہؓ کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں حق غالب آگیا اور انکی قلت کثرت میں بدل گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ظاہری لحاظ سے ابتدائی کمزور حالت کا ذکر کر کے اُنہیں اپنے اُس فضل و احسان کو یاد دلایا جو انہیں غلبہ بخشنے کا موجب ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:-

وَاذْکُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىکُمْ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۲۷)

اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اُچک کر نہ لے جائیں۔ پھر باوجود اِسکے اُس نے تم کو (مدینہ میں) جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔

پس حقیقت یہی ہے کہ خدائی جماعتیں انتہائی کمزور حالت سے ترقی کرتے کرتے دنیا پر غالب آتی ہیں۔ وہ اپنی ظاہری کمزوری کے باوجود فی الاصل کمزور نہیں ہوتیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ان کے شاملِ حال ہوتی ہے اور انہیں خود خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ حق کے مخالفوں کی یہ بہت بڑی بھول ہوتی ہے کہ وہ اپنی ظاہری طاقت اور اقتدار کے گھمنڈ میں انہیں کمزور اور ناطاقت و بے حیثیت تصور کرتی ہیں۔ بھلا جن کے ساتھ خدا ہو اور جنہیں خدا اپنی تائید و نصرت سے نواز رہا ہو اور جن کی حفاظت اور مدد کا اُس نے ذمہ اُٹھایا ہو وہ کیسے کمزور ہوسکتے ہیں۔ ان کی باطنی طاقت، اُن کی ہمت، اُن کا حوصلہ اور اُن کی شجاعت بے مثل و مانند ہوتی ہے۔ دوسرے اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ان کی کمزوری پر ہزار شہ زوریاں قربان اِس لئے کہ فتح اُنہیں کے لئے مقدر ہے اور شکست اُن لوگوں کا نصیب ہے جنہیں اپنی شہ زوری پر ناز ہے۔ اِسی لئے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:-

(۱) "آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سُنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دیگا خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تاتم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اِس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دِل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو، ایک خلقت کی اور دُوسری خدا کی بھی"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶)

(۲) "اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے کہ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اسکی آبپاشی کریگا اور اسکو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کیلئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔ وہ اِس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اُس ربِّ جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہر یک طاقت اور قوت اُسی کو ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں بلادِ شرقیہ میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری فاضل سابق مبلغ سنگاپور و ملائیشیا

(۲)

اب میں بلادِ شرقیہ کے صرف تین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ذکر کرتا ہوں۔ افسوس کہ وقت کی قلت کے باعث میں بلادِ شرقیہ کے دوسرے مشنوں کا ذکر نہیں کر سکوں گا۔ ان کے متعلق پھر کبھی انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا۔

انڈونیشیا مشن

ہمارا یہ تبلیغی مشن ۱۹۲۵ء میں قائم ہوا۔ اس کا قیام ایک "حسین حادثہ" کے نتیجہ میں عمل میں آیا۔ اس حسین حادثے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مدرسہ طوالب پاڈانگ سماٹرا کے چار نوجوان طالب علموں مولوی ابوبکر ایوب صاحب، مولوی احمد نور الدین صاحب، حاجی محمود صاحب اور مولوی زینی دحلان صاحب نے اس مدرسہ سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کر چکنے کے بعد باہمی مشورہ سے یہ طے کیا کہ وہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے جامعہ ازہر جائیں گے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے اپنے طور پر کچھ رقم جمع بھی کی لیکن وہ اتنے دور دراز سفر اور وہاں کے بھاری تعلیمی اخراجات کے لئے کافی نہ تھی کسی نے مشورہ دیا کہ مصر کی بجائے انڈیا چلے جاؤ۔ وہاں اخراجات سستے اور تعلیم معیاری ہے اس پر انہوں نے رختِ سفر باندھا اور لکھنؤ چلے آئے۔ وہاں انہوں نے ایک عالم سے دینی تعلیم حاصل کرنی شروع کی لیکن ایک دفعہ انہوں نے دیکھا کہ ان کا یہ استاد اپنے کسی پیر کی قبر کو سجدہ کر رہا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر وہ بہت بددل ہوئے اور وہاں سے لاہور چلے آئے۔ چند ماہ احمدیہ بلڈنگس میں قیام کیا لیکن وہاں بھی ان کی تعلیم کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکا۔ اسی اثناء میں انہوں نے مسیح موعودؑ اور قادیان کا نام سنا اور چاروں اگست ۱۹۲۳ء میں قادیان چلے آئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کی تعلیم کا نہایت تسلی بخش انتظام کر دیا۔ قادیان کے پاکیزہ اور روحانی ماحول سے وہ اتنے متاثر ہوئے کہ جلد ہی احمدیت میں داخل ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کے ایماء پر کئی اور انڈونیشین طلباء قادیان پہنچ گئے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سفر یورپ سے واپس تشریف لائے تو ان طلبہ نے ۲۹ نومبر ۱۹۲۴ء کو حضور کے اعزاز میں دعوت دی اور آپ سے درخواست کی کہ حضور مغرب کی طرف تشریف لے گئے ہیں اب از راہِ شفقت مشرق کی طرف بھی تشریف لے چلیں۔ اس پر حضور نے وعدہ فرمایا کہ انشاء اللہ میں خود یا میرا کوئی نمائندہ آپ کے ملک میں جائیگا۔ چنانچہ حضور نے مولوی رحمت علی صاحب کو پہلا مبلغ مقرر فرمایا مولوی صاحب موصوف احمدیت کا پیغام لے کر ستمبر ۱۹۲۵ء میں انڈونیشیا وارد ہوئے پہلے سماٹرا کے ایک قصبہ تاپک توآن (Tapak Tuan) کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا پھر مارچ ۱۹۲۶ء میں پاڈانگ چلے گئے اور زور شور سے تبلیغ کرنے لگے۔ علماء نے شدید مخالفت کی اور انہیں ملک سے نکالنے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ دسمبر ۱۹۲۷ء میں پاڈانگ میں غیر احمدی علماء سے آپ کا ایک عظیم الشان مباحثہ ہوا۔ مولوی رحمت علی صاحب کے الفاظ میں یہ مباحثہ احمدیت کی حیات و موت اور ترقی و تنزل کا سوال تھا۔ علماء کو اس مباحثہ میں سخت ناکامی ہوئی اور تحقیق پسند طبائع پر احمدیت کی حقانیت کھل گئی اور ان کی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی رفتار تیز ہو گئی۔

سماٹرا میں بہت سی جماعتیں قائم کرنے کے بعد اکتوبر ۱۹۲۹ء میں مولوی صاحب قادیان واپس تشریف لائے اور ایک سال کے بعد دوبارہ انڈونیشیا تشریف لے گئے۔ اس دفعہ ان کے ساتھ مولوی محمد صادق صاحب بھی تھے جنہیں حضور نے سماٹرا کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ یہ دونوں مبلغ ۲ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو پاڈانگ پہنچے جہاں مولوی رحمت علی صاحب کچھ عرصہ مولوی محمد صادق صاحب کے ساتھ رہنے کے بعد اپریل ۱۹۳۱ء میں جاوا تشریف لے گئے اور وہاں تبلیغ کی بنیاد رکھی۔ تبلیغ کی راہ میں انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے بڑی پامردی سے ان کا مقابلہ کیا اور آخر جاوا کے بہت سے مقامات میں جماعتیں قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ دونوں مبلغوں نے انتھک محنت کر کے اپنے اپنے حلقہ میں احمدیت کو پھیلایا۔ اس کے بعد مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور مولوی احمد نور الدین صاحب بھی میدانِ جہاد میں پہنچ گئے۔ اور انہوں نے فریضہ تبلیغ کو بڑی مستعدی سے ادا کیا۔

اب جاوا اور سماٹرا میں سلسلہ کی تبلیغ کا کام روز بروز وسیع ہو رہا تھا۔ اسلئے حضور نے ۱۹۳۶ء میں ملک عزیز احمد صاحب، مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری اور سید شاہ محمد صاحب کو وہاں بھجوایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا میں ہماری جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئی

اسی اثناء میں ۸ر مارچ ۱۹۴۲ء کو جاپانیوں نے انڈونیشیا پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح مشکلات و مصائب کا ایک نہایت المناک سلسلہ شروع ہوا۔ جاپانیوں نے ملکی باشندوں پر وحشیانہ مظالم توڑے اور ایک جماعت کے سوا جسے حکومت نے اپنی سیاسی اغراض کے لئے قائم کیا تھا باقی تمام سیاسی اور مذہبی تنظیموں کو حکماً بند کر دیا لیکن جماعت کے مبلغ اور احمدی احباب انفرادی تبلیغ کرتے رہے اور جماعت کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس عرصہ میں مولوی رحمت علی صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب نے سلسلہ کی بہت سی کتابوں کے تراجم کئے جو بعد میں شائع کئے گئے۔

جاوا کے احمدی مبلغین کو جاپانی حکومت نے قید میں ڈال دیا اور مولوی محمد صادق صاحب کے لئے سزائے موت کا حکم صادر کر دیا بظاہر ان مبلغین کی نجات کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی لیکن اس سے پہلے کہ جاپانی اپنے منصوبوں میں کامیاب ہوتے اس ظالم حکومت کا تختہ الٹ گیا اور قدرتِ الٰہی کا یہ کرشمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس انقلاب کی نسبت احمدی مبلغوں کو قبل از وقت اطلاع مل گئی تھی چنانچہ مولوی محمد صادق صاحب کا بیان ہے کہ جب میرے متعلق یہ معلوم ہوا کہ جاپانیوں نے میرے لئے سزائے موت کا فیصلہ کیا ہے تو میں نے اور جماعت کے دوستوں نے نہایت تضرع اور ابتہال سے دعائیں کرنی شروع کیں تیسری رات خواب میں بڑے بڑے موٹے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دیا کہ کتاب دانیال کی پانچویں فصل پڑھو۔ جب میں نے بائیبل کا مذکورہ حوالہ پڑھا تو اس میں لکھا پایا کہ "بیلشضر کی حکومت کا خاتمہ قریب آپہنچا ہے"۔ میں نے اس خواب سے یہ نتیجہ نکالا کہ جاپان کی حکومت کا عنقریب خاتمہ ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جاپانیوں نے میرے لئے ۲۳ اگست ۱۹۴۵ء کی رات سزائے موت کے لئے مقرر کی تھی لیکن انہوں نے ۱۴ اگست کو اپنی شکست کا اعتراف کر لیا۔

اسی طرح جاوا میں جو مبلغین گرفتار تھے۔ ان کی رہائی کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے نشان دکھایا اور جاپانی حکومت کی تباہی کی معین تاریخیں تک بتا دیں۔ چنانچہ سید شاہ محمد صاحب بیان فرماتے ہیں

"ایک دفعہ ہمارے بعض دوستوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ استخارہ اور دعا کے ذریعہ معلوم کیا جائے کہ کیا ہم زندہ قید سے چھٹکارا حاصل کریں گے یا ہمارے گلے کاٹے جائیں گے اس خواہش کی بناء پر میں نے بھی استخارہ کیا تو مجھے رؤیا میں بتایا گیا "پندرہ دن" اور ساتھ ہی ایک گھڑی دکھائی گئی جس پر بارہ بجکر اٹھارہ منٹ کا وقت تھا اور تفہیم یہ ہوئی کہ ہم پندرہ دن کے بعد بارہ بجکر اٹھارہ منٹ پر قید سے رہا ہو جائیں گے۔ چنانچہ ہم تیس مئی کو رہا ہوئے اور رؤیا کے مطابق جب قید خانہ کے دروازے سے باہر نکلے تو گھڑی میں ایک بجنے میں دو منٹ باقی تھے"۔

سید شاہ محمد صاحب نے یہ بھی فرمایا۔

"ایک دن قید میں ہم عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے مولوی عبدالواحد صاحب امام تھے اور ہم دو تین مقتدی تھے۔ ڈیوٹی پر جو سپاہی تھا اس نے ہمیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور کھڑکی کھول کر اندر آ گیا اور زور سے ہم میں سے ایک کو ڈانٹا اور کہا کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ جاپانی حضرات کی توحید پر ایمان نہیں رکھتے؟ طبعاً ہمیں یہ بات ناگوار گذری کہ اب ہمیں عبادت کی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجازت نہیں دی جاتی۔ ہم نے دُعا کی اور اُسی رات ہم میں سے اکثر کو خدا تعالیٰ نے رؤیا میں دکھایا کہ جاپانی عنقریب تباہ ہو جائیں گے۔ مجھے دس سے زیادہ مرتبہ رؤیا میں بتایا گیا۔ لنمزقنھم یعنی ہم اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

انڈونیشیا میں ہمارے مشن کا آغاز محض اتفاقی رنگ میں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہاں احمدیت کو غیر معمولی ترقی عطا فرمائی ہے۔ اب انڈونیشیا میں ہماری جماعت کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ ہے الحمد للہ

سنگاپور و ملایا مشن

تحریک جدید کی مبارک سکیم کے تحت مولوی غلام حسین صاحب ایاز ۶ رمئی ۱۹۳۵ء کو قادیان سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے روانگی کے وقت آپ کو صرف اخراجات سفر دیئے گئے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک خود آمد پیدا کرتے اور مشن چلاتے رہے آپ نے سنگاپور پہنچتے ہی وہاں کے مذہبی اور تجارتی حالات کا جائزہ لیا اور ساتھ ہی تبلیغِ اسلام میں مصروف ہو گئے۔ یہاں آپ کو نہایت شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ بلکہ ایک دفعہ تو مخالفین نے آپ کو سنگاپور کی جامع مسجد کی بالائی منزل سے نیچے بھی پھینک دیا جس کے نتیجہ میں آپ کو ہفتہ عشرہ ہسپتال میں صاحب فراش رہنا پڑا لیکن آپ دیوانہ وار مصروف جہاد رہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ان قربانیوں کے نتیجہ میں آپ کو احمدیت کے جاں نثاروں کی چھوٹی سی جماعت عطا فرما دی۔ جن میں سے بعض آپ کی طرح حق کے اظہار میں نڈر اور بے باک تھے

دوسری جنگِ عظیم میں جاپانیوں نے سنگاپور اور ملایا پر قبضہ کر لیا۔ اور انہوں نے وہاں کے باشندوں پر بڑے بڑے مظالم ڈھائے۔ اس زمانہ کی سختیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ

"اس زمانہ میں بڑی رقت اور گداز سے دعائیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا مجھ سے یہ سلوک تھا کہ اکثر دفعہ بذریعہ کشف اور الہام دعا کی قبولیت اور آئندہ کا قبل از وقت کے متعلق مجھے بشارات مل جاتی تھیں"

سنگاپور میں لڑائی کے دوران اللہ تعالیٰ نے ایک خاص نشان دکھایا۔ گولہ باری کے ایام میں ایاز صاحب نے لوگوں سے کہہ دیا کہ بمباری کے وقت آپ میرے گھر میں آجایا کریں۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ بمباری سے مولوی صاحب کے ارد گرد کے مکانات کو کافی نقصان پہنچا مگر آپ کا مکان محفوظ رہا اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی کہ "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" برابر پوری ہوتی رہی۔

دوسری چیز جو تائید الٰہی کے طور پر ظاہر ہوئی وہ یہ تھی کہ سنگاپور پر جاپانیوں کے قبضہ کے دوران ایاز صاحب کے تمام مخالف جنہوں نے آپ کو ایذائیں دی تھیں جاپانیوں کے ہاتھوں سزایاب ہوئے

ایاز صاحب مسلسل ساڑھے پندرہ سال اپنے وطن، اہل و عیال اور عزیز و اقارب سے دور رہ کر فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء کو ربوہ میں تشریف لائے۔ اس کے بعد آپ ۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو دوبارہ سنگاپور بھجوائے گئے کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد بورنیو متعین کر دیئے گئے اور وہاں ہی وفات پائی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کے ذریعہ سنگاپور اور ملایا میں سینکڑوں نفوس کو ہدایت نصیب ہوئی۔

دسمبر ۱۹۴۹ء میں مولوی محمد صادق صاحب کو سنگاپور بھیجا گیا۔ ان کے وہاں پہنچنے پر ایاز صاحب واپس وطن آگئے۔ مولوی محمد صادق صاحب کو سنگاپور اور ملایا میں دو مختلف موقعوں پر تقریباً ۱۲ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے ان علاقوں کے متعدد دورے کئے اور وہاں کے علماء سے ملاقاتیں کیں۔ آپ کا بیان ہے کہ ۹۰ فی صد علماء نے اقرار کیا کہ ہم احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ ہمیں پہلے احمدیت کے عقائد کے متعلق دھوکہ دیا گیا تھا جن کی لغویت اب سمجھ چکے ہیں۔ آپ نے ریاست سلانگور کے حکمران کی موجودگی میں ریاست کے علماء سے ایک مباحثہ بھی کیا۔ علماء لاجواب ہوئے لیکن پھر بھی ان علماء نے جماعت کے خلاف کافر ہونے کا یک طرفہ فتویٰ نافذ کر ہی دیا۔ آپ نے سنگاپور کے ایک پراٹسٹنٹ پادری کے ساتھ بھی مسئلہ الوہیت مسیح اور کفارہ پر مناظرہ کیا۔ اس سے پہلے اس نوعیت کا سنگاپور میں کبھی کوئی مباحثہ نہ ہوا تھا۔ چونکہ پادری کو اس مباحثہ میں شکست ہوئی تھی اس لئے اس نے سنگاپور کے پریذیڈنٹ کو جماعت احمدیہ کے خلاف درخواست کی کہ یہ مباحثہ شائع نہ کیا جائے آپ نے یہاں اپنے دس گیارہ سالہ زمانہ تبلیغ میں درج ذیل کتابیں تصنیف کیں

(۱) صداقت (۲) بیان احمدیت
(۳) ارکان ایمان (۴) نماز۔

اس کے علاوہ آپ نے قرآن کریم کا انڈونیشین میں ترجمہ بھی کیا لیکن تا حال طبع نہیں ہو سکا۔

انڈونیشیا ملایا۔ اور سنگاپور میں آپ کے ذریعہ سینکڑوں نفوس داخل احمدیت ہوئے

ایاز صاحب اور مولوی محمد صادق صاحب کے علاوہ مندرجہ ذیل مبلغین کو بھی سنگاپور اور ملایا میں خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی اور مولوی امام الدین صاحب [illegible] صاحب [illegible] مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ۵۔ [illegible] ان سب مبلغین کو اپنے اپنے رنگ میں خدمت کی توفیق ملی۔ [illegible] کے ذریعہ سینکڑوں نفوس احمدیت میں شامل ہوئے۔

آہ! سیّد میر داؤد احمد صاحب

(مکرم محمد منظور صاحب صادق ایم اے۔ راولپنڈی)

انسان فانی ہے اس لئے موت سے مفر نہیں امیر و غریب اور شاہ و گدا سبھی نے ایک دن مرنا ہے لیکن بعض وجودوں کی جدائی ان کے لئے منفرد مقام اور اوصاف و خصوصیات کی وجہ سے شاق گزرتی ہے اور ناقابل برداشت صدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کچھ یہی مقام ہمارے میر داؤد احمد صاحب کو جماعت میں حاصل تھا وہ اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے جماعت میں جانے پہچانے وجود تھے جن کے انتقال سے جماعت کو ایک عظیم نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ خاکسار کو محترم میر صاحب مرحوم کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ ایک ہنس مکھ مگر سنجیدہ نفاست پسند مگر غریب پرور تنہائی پسند مگر جماعتی کاموں میں ہمہ تن مصروف عالم و فاضل مگر ریاکاری اور نام و نمود سے کوسوں دور، زبردست مدبر و منتظم مگر حلیم و بردبار غرضیکہ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ غریب پروری میں وہ اپنے عظیم والد حضرت میر محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ کی صحیح معنوں میں یادگار تھے۔ ضرورت مندوں اور غرباء کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ان کی حوصلہ افزائی کرتے اور اگر مدد ممکن نہ ہوتی تو دلجوئی ہی کر دیتے۔

جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کی حیثیت سے جامعہ کے اساتذہ سے لے کر عام کارکن کے ساتھ ان کے ذاتی تعلقات تھے۔ سب کی ضرورتوں کا خیال رکھتے طلباء کے لئے وہ ایک مشفق اور مہربان استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک درد مند باپ کی حیثیت رکھتے تھے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ڈسپلن کے تحت پابند طلباء کے ساتھ ان کی بے تکلفی کبھی بھی وقار اور نظم و ضبط میں رخنہ انداز نہ ہوتی افسر جلسہ سالانہ کی حیثیت سے ان کا حسن انتظام ہمیشہ یادگار رہے گا۔ وہ جلسہ کے تمام انتظامات کی ذاتی طور پر نگرانی فرماتے اور صبح سے رات تک مہمانوں کی خدمت میں رہتے اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے ایک دفعہ امیر جماعت احمدیہ قادیان حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ میری ڈیوٹی لگائی مجھے دفتر میں خاص طور پر بلایا اور فرمایا کہ حضرت مولوی صاحب کا ہر طرح خیال رکھنا انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو جو ضرورت ہو مجھ سے بیان کرنا۔ یہ خاص توجہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب تک ہی محدود نہ تھی بلکہ وہ ہر شخص کا اسی طرح خیال رکھتے جلسہ سالانہ کے ایام میں ان کی دوڑ دھوپ اور خدمت گزاری قابل دید ہوتی تھی وہ دن رات کام کرتے مگر چہرے پر گھبراہٹ اور تھکان کا نام تک نہ ہوتا۔

محترم میر صاحب نماز باجماعت کے پابند تھے عموماً پانچوں نمازیں باقاعدگی سے مسجد مبارک میں ادا فرماتے تھے۔ اولاد کی تربیت کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ان کے اکلوتے فرزند عزیز سید قمر سلیمان سلمہ بالعموم ان کے ساتھ ہی مسجد میں آتے جاتے تھے اور شاید ہی کوئی نماز ایسی ہوتی تھی جس میں ان کا فرزند ارجمند شامل نہ ہوتا۔

الغرض مرحوم ہمہ صفت موصوف تھے۔ وہ جماعت کے ایک انتھک خادم اور خلافت احمدیہ کے فدائی تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طویل علالت کے دوران انہوں نے جو حضور کی خدمت کی وہ ان کی طرف سے جماعت کی ایک عظیم خدمت تھی وہ دن رات حضورؓ کے ساتھ رہے اور خلافت سے وابستگی اور جاں نثاری کا حق ادا کیا ان کی خوبیاں بہت زیادہ ہیں۔ ان کے اوصاف مثالی ہیں۔ ان کی عالم شباب میں جدائی ایک جماعتی صدمہ ہے لیکن ...

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

۳

نام	مقام	رقم
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	ربوہ	۱۰۰۰ روپے
مکرم حمید اللہ صاحب	"	۲۰۰ "
چوہدری محمد ابراہیم صاحب	"	۵۰۰ "
اہلیہ صاحبہ مرزا خلیل الرحمن صاحب	"	۱۰
مسز بشریٰ بشیر صاحبہ	"	۱۰
حمیدہ مقبول صاحبہ	"	۵
بشریٰ عطا صاحبہ	"	۵
مبارکہ خاتون صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب	"	۲۰
زکیہ حمید صاحبہ	"	۵
پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت	"	۱۰
بیگم طلعت علی صاحب معرفت مولوی عبدالرحمن صاحب انور	"	۵۰
ڈاکٹر امۃ الکریم قریشی صاحبہ	"	۵۰
چوہدری مشتاق احمد صاحب	جھنگ صدر	۱۰۰
بابو محمد بشیر صاحب	"	۸
محمد سرفراز صاحب	احمد نگر ضلع جھنگ	۴
بشریٰ صاحبہ	"	۲
محمد عمر بشیر احمد صاحب	چنیوٹ	۳
ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب	سرگودھا	۵
شاہد احمد پاشا صاحب	"	۵
چوہدری عنایت اللہ صاحب	"	۹۵۰
اسماعیل صفدر علی صاحب	"	۲
چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۱۰۷
محمد عظیم صاحب باجوہ	لاہور	۴
شیخ رفیق احمد صاحب	"	۱۰
شیخ احمد علی صاحب	"	۲
ملک عبدالجلیل صاحب عشرت	"	۳۰
والدہ زبیدہ بیگم صاحبہ		۱۰
مبارکہ بیگم صاحبہ		۵
مسز فوزیہ بسمیع صاحبہ		۵
بیگم صاحبہ خان نثار اللہ خان صاحب		۵
مریم صدیقہ صاحبہ		۱۰
بلقیس بیگم صاحبہ		۱۰
ثریا بیگم صاحبہ		۲۰
ملک عبدالحمید صاحب	راولپنڈی	۵۰
صوفی محمد شفیع صاحب بٹ	"	۳
محمد شفیع صاحب	"	۳
ڈاکٹر سید محمد جی صاحب	"	۵۰
غلام حسین صاحب	"	۱۰
میاں اللہ بخش صاحب	"	۵
میجر مقبول احمد صاحب	"	۲
محمد حمید احمد صاحب	"	۱۵
آمنہ بی بی صاحبہ مرحومہ	"	۱۰
لفٹننٹ کرنل رشید ملک صاحب	راولپنڈی چھاؤنی	۱۰
شیخ عبدالرشید صاحب	صدر	۶۰
محمد حسین صاحب	کراچی	۵۰۰
شیخ رحمت اللہ صاحب	"	۱۵

(باقی)

طبیہ کالج ربوہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ربوہ میں عرصہ چار سال سے طبیہ کالج جاری ہے جس میں طب قدیم کے ساتھ ساتھ طب جدید کی تعلیم کا انتظام ہے۔ یہ کالج حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے۔

چار سال کے کورس کے بعد طلباء کو فاضل الطب والجراحت کی ڈگری ملتی ہے۔ میٹرک پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے جو والدین اپنے بچوں کو طب کی تعلیم دلوانا چاہتے ہوں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ کالج ہذا سے رابطہ قائم کریں۔ تا کہ ان کی راہنمائی کی جا سکے۔ (وائس پرنسپل)

سرمہ خورشید

مریض اطباء اور عجوبہ روزگار سرمہ

آنکھوں کی بیشتر امراض

خارش پانی بہنا موتیا بند کرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ فی شیشہ ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۱۳۸

حیوانات کی اکسیر دوائیں

جانور کو قولنج ہو یا پیشاب پاخانہ بند ہو جائے اکسیر بندکشا عموماً چار پیکٹ کافی ہوتے ہیں
تھنوں کی ہر قسم کی سوزش گلٹیاں اور دودھ کی اکسیر پستان رکاوٹ وغیرہ کا کامیاب علاج نیز مکیٹ
پیشاب کے ڈ... خون جاری ہو جائے تو اکسیر سرکن عموماً چار پیکٹ کافی ہوتے ہیں۔
بعض اوقات بھوک کی کمی کھانسی اور دم کشی وغیرہ اکسیر کمار کیلئے تین پیکٹ کافی ہوتے ہیں۔ فی پیکٹ ۱/-

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی سرگودھا ربوہ

تقسیم کنندگان

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۶

امرت بوٹی

۱۹۳۲ء میں ایجاد کی گئی۔

جسمانی کمزوری خواہ کسی وجہ سے ہو اس کو رفع کر دیتی ہے جسم طاقتور اور معدہ مضبوط ہو جاتا ہے اعضائے رئیسہ میں پوری قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۵/- پتہ ملاحظہ فرمائیے

ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کمپل پور
شاہ سید میڈیکل مارکیٹ بازار خزانہ لاہور
نیلا گنبد شاہ نور فارمیسی شکار پور سندھ

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ اپریل ختم ہو چکا ہے قائدین توجہ فرمائیں اور اپنی مجلس کی رپورٹ کارگزاری جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ (مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خوشدامن رابعہ صاحبہ بیوہ چوہدری غلام محمد صاحب آف بھیاں ضلع ہوشیار پور ۲۰ اپریل بروز جمعہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ عبدالرحمن سیکرٹری مال چک ۱۸ ج ب ضلع لائل پور)

۲۔ خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی خواجہ عبدالکریم صاحب جو ایک عرصہ تک ربوہ میں رہے اور کیفے فردوس کے مالک تھے کئی سال سے راولپنڈی میں قیام پذیر تھے گذشتہ پندرہ بیس دن ... دماغ کے عارضہ سے بیمار رہنے کے بعد ۲۸ اپریل ۱۹۷۳ء کو بوقت ظہر سول ہسپتال راولپنڈی میں اس جہان فانی سے انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

غمزدہ خواجہ عبدالغفار ڈار سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب کی المناک رحلت پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرار دادِ تعزیت

اسلام اور احمدیت کی ہمہ وقت اور ہمہ تن خدمت کرنے والا وجود ہم سے رخصت ہو گیا

لوکل انجمن احمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس محترم سیّد داؤد احمد صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم اور دلی کرب کا اظہار کرتا ہے محترم میر صاحب مرحوم کی وفات جماعتی لحاظ سے ایک المناک صدمہ ہے آپ غیر معمولی علمی صلاحیتوں اور علمی قابلیت کے مالک تھے اسلام اور احمدیت کے فدائی اور اطاعت امام کے مثالی پیکر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں آپ کے جلیل القدر والد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح بہت سی خوبیاں ودیعت کی تھیں۔ نوجوانی میں ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت اہم کام آپ کے سپرد کئے گئے جنہیں آپ نے تاحیات نہایت عمدگی اور کامیابی سے نباہا۔ اور انہیں بالکل جدید طریق پر منظم کیا۔ اس طرح کہ آپ کے بعد کام کرنے والوں کے لئے ایک مثال بن گئے جامعہ احمدیہ کو عروج تک پہنچانے اور اس کے طلبہ میں بلند ہمتی اور عزت نفس کا جذبہ پیدا کرنے میں بھی آپ نے بے مثال کام کیا۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ سے آپ کو بہت انس تھا۔ طلباء جامعہ احمدیہ بھی آپ پر بہت فدا تھے۔ اسی فدائیت کا پرسوز نظارہ تکمیل تدفین کے بعد آپ کی تربت پر طلباء کی دعا کے وقت دیکھنے میں آیا۔

جلسہ سالانہ کا انتظام آپ کے سپرد تھا اسے جدید لائنوں پر چلانے کے لئے آپ نے انتھک محنت کی۔ شب و روز کام، اٹھتے بیٹھتے کام چلتے پھرتے کام اور سلسلہ کے مفاد کے لئے ہمہ وقت اور ہمہ تن کام آپ کی عادت بن گئی تھی۔ اطاعت امام اور اطاعت اولی الامر کا بے پناہ جذبہ آپ میں موجود تھا۔ اپنے افسران کی خندہ پیشانی اور بڑی بشاشت سے اطاعت کرتے اور اپنے ماتحتوں میں بھی یہی جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ نہایت صائب الرائے اور بلند حوصلہ بزرگ تھے مشکل سے مشکل کام بھی نہایت خندہ پیشانی سے نبھاتے اور پیچیدہ اور اہم معاملات میں آپ کی رائے بہت مفید ہوتی۔ ایک مسلسل جہاد تھا جس میں آپ مصروف تھے۔ اس جہاد میں آپ ہمیں سوگوار چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اور اس طرح شہادت کا بلند مرتبہ پایا

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ہم جملہ ممبران لوکل انجمن احمدیہ ربوہ محترم سیّد داؤد احمد صاحب مرحوم کی المناک وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم میر صاحب مرحوم کی بیگم صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ آپ کے صاحبزادے عزیز قمر سلیمان صاحب آپ کے برادران محترم سید مسعود احمد صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر آپ کی ہمشیرہ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ صاحبزادگان اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گہرے رنج و غم اور دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میر داؤد احمد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مرتبہ عطا فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ نیز ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ محترم میر صاحب مرحوم کی وفات سے جماعت احمدیہ میں جو خلا پیدا ہوا ہے اسے خدا اپنے فضل سے پر فرمائے۔ آمین۔

(اراکین لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت
احمدی کا فرض ہے کہ وہ
الفضل خود خرید کر پڑھے

درخواستِ دعا!

(محترم صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب لطیف)

خاکسار کا لڑکا عزیزم صاحبزادہ امجد لطیف سلمہ اللہ چارٹرڈ اکاؤنٹنسی (سی۔اے) کرنے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ چند روز کے بعد کراچی سے کینیڈا روانہ ہو رہا ہے۔ ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم سلمہ اللہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور کامیاب و کامران واپس اپنے وطن لائے آمین یا رب العالمین۔

۲۔ خاکسار کا بھتیجا حبیب الرحمٰن ابن مستری عبد الرحمٰن عرصہ تین ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت والی عمر عطا فرمائے۔ (محمد عبد اللہ حبیب مرحوم ربوہ)

محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم نے مسلمانانِ کشمیر کیلئے بے لوث خدمات سر انجام دی ہیں!

"مسٹر جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کی وفات حال ہی میں ہوئی ہے۔ ایک ممتاز قانون دان تھے کشمیر کی تحریک "آزادی" سے دلچسپی رکھنے والے سب لوگوں کو علم ہے کہ ابتدائے تحریک حریت میں جب ڈوگرہ حکومت کی طرف ہزاروں کشمیری مسلمانوں پر مقدمات بنائے گئے تو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے (جس کے صدر حضرت امام جماعت احمدیہ تھے۔ ناقل) ان مقدمات کی پیروی کے لئے وکیل بھیجے۔ شیخ بشیر احمد انہی دردمند وکیلوں میں سے ایک تھے۔ آپ نے جو خدمات ان دنوں مسلمانان کشمیر کی فی سبیل اللہ انجام دیں وہ کشمیری عوام ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو ان خدمات کا اجر دے۔"

(منقول از روزنامہ انصاف راولپنڈی ۳ مئی ۱۹۷۳ء)

نئی پیشکش

صرف ایک یوم

نیز، اونی، سوتی، ریشمی اور گرم کپڑوں کی بہترین دھلائی اور ڈرائی کلینرز کا واحد ترین مرکز،

ٹپ ٹاپ ڈائنگ اینڈ ڈرائی کلینرز

ریلوے روڈ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵

ضروری اعلان

ہم طلباء جامعہ احمدیہ ربوہ محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی سیرت پر مشتمل ایک یادگار رسالہ شائع کرنا چاہتے ہیں جس میں آپ کی مختلف مواقع کی تصاویر بھی ہوں گی۔ اس لئے ہم تمام ایسے احباب سے جن کا محترم میر صاحب مرحوم سے تعلق رہا ہو درخواست ہے کہ وہ اپنے جذبات ہمیں لکھ کر بھجوائیں اور اگر ان کے پاس آپ کی تصاویر ہوں تو وہ بھی عنایت فرمائیں ہم ان سب کو شائع کرنے کی کوشش کریں گے اس سلسلہ میں دوست جو بھی تجاویز بھجوائیں گے یا کسی قسم کے تعاون کی پیشکش کریں گے ہم اس کو شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔

(محمود احمد بنگالی۔ نائب الرئیس الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)